128256 ـ یوم عاشوراء یا یوم عرفہ اور قضاء رمضان کو جمع کرنا

سوال

کیا یہ ممکن ہے کہ سنت روزے رمضان کی قضاء کی نیت سے رکھے جائیں، اور اسی طرح نفلی روزے مثلا یوم عاشوراء کا روزہ رمضان کی قضاء کی نیت سے رکھا جائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اہل علم کے ہاں یہ مسئلہ عبادات میں شرکت یا تداخل کے نام سے پہچانا جاتا ہے، اور اس کی بہت ساری صورتیں ہیں جن میں یہ صورت بھی شامل ہے کہ واجب اور مستحب کو ایک ہی نیت میں جمع کیا جائے، چنانچہ جس نے مستحب روزے کی نیت کی تو وہ روزہ واجب اور فرض روزے سے کافی نہیں ہوگا، لہذا جس نے عاشوراء کی نیت سے روزہ رکھا تو یہ قضاء رمضان کے روزے میں کافی نہیں ہوگا.

اور جس نے رمضان کے قضاء کے روزے کی نیت سے روزہ رکھا اور یہ عاشوراء والے دن رکھے تو یہ قضاء رمضان کا روزہ تو صحیح ہوگا، لیکن اسے عاشوراء کا روزہ نہیں کہا جائیگا، بعض اہل علم کے ہاں یہ امید رکھی جا سکتی ہے کہ اس سے عاشوراء کے روزے کا بھی ثواب حاصل ہوگا.

الرملی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اگر وہ شوال میں قضاء رمضان یا پھر نذر وغیرہ کے روزے رکھے، یا اسی طرح یوم عاشورا میں ت واسے اس کے نفلی روزے کا بھی ثواب حاصل ہوگا، جیسا کہ والد رحمہ اللہ نے بارزی اور اصفوانی اور الناشری اور فقیہ علی بن صالح الحضرمی وغیرہ کے متابعت کرتے ہوئے فتوی دیا ہے.

لیکن اس سے وہ کامل اور مطلوبہ ثواب حاصل نہیں ہوگا جو اکیلا عاشوراء کا روزہ رکھنے کا ثواب ہے، خاص کر جب رمضا المبارك کے روزے رہتے ہوں اور وہ شوال میں روزے رکھے " انتہی

دیکھیں: نهاية المحتاج (3 / 208).

اور مغنى المتحاج (2 / 184) اور حواشى تحفة المتحاج (3 / 457) ميں بھى اسى طرح درج ہے.

اور شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" جس نے يوم عرفہ يا يوم عاشوراء كا روزہ ركھا اور اس كے ذمہ رمضان المبارك كى قضاء بھى ہو تو اس كا روزہ صحيح ہے، ليكن اگر وہ اس دن قضاء رمضان كے روزے كى نيت كرتا ہے تو اسے دونوں اجر يوم عرفہ اور يوم عاشوراء كے ساتھ قضائے رمضان كے روزے كا بھى اجر ملےگا.

يہ تو صرف نفلى روزے كے متعلق ہے جو رمضان المبارك گے سا تھ مربوط نہيں، ليكن شوال كے چھ روزے تو رمضان المبارك كے ساتھ مرتبط ہيں اور يہ رمضان المبارك كے روزے مكمل ہونے كے بعد ہى ہونگے.

اس ليے اگر كوئى شخص رمضان كے روزوں كى قضاء سے قبل ہى شوال كے روزے ركھتا ہے تو اسے شوال كے چھ روزوں كا اجر حاصل نہيں ہوگا، كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس نے رمضان المبارك كے روزے ركھے اور پھر اس كے بعد شوال كے چھ روزے ركھے تو گويا كہ اس نے سارے سال كے ہى روزے ركھے "

يہ معلوم ہے كہ جس كے ذمہ رمضان كے روزوں كى قضاء ہو اسے تو رمضان كے سارے روزے ركھنے والا شمار ہى نہيں كيا جائيگا، حتى كہ وہ رمضان كے روزے مكمل كر لے " انتہى

دیکھیں: فتاوى الصيام (438).

اس ليے انسان كو اپنے ذمہ روزوں كى قضاء كى ادائيگى كرنے ميں جلدى كرنے چاہيے، كيونكہ يہ نفلى روزوں سے اولى ہيں، ليكن اگر اس كے ليے وقت تنگ ہو اور وہ قضاء كے سارے روزے نہ ركھ سكے اور اسے خدشہ ہو كہ اگر وہ قضاء كے سارے روزے ركھےگا تو ايك فضيلت والے دن كے روزے كا اجروثواب حاصل نہيں كر سكےگا مثلا يوم عاشوراء يا يوم عرفہ تو وہ اس دن قضاء كى نيت سے روزہ ركھ لے، اميد ہے كہ اسے يوم عاشوراء اور يوم عرفہ كا اجروثواب بھى حاصل كر سكےگا، كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فضل و كرم تو بہت وسيع ہے.

واللہ اعلم .